مسجد پر گنبد بنانے کا حکم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3128

تاریخ اجراء: 20 ربیع الثانی 1446ھ / 24 اکتوبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا مسجد پر گنبد بنانا ضروری ہے؟ اور جس مسجد پر گنبد نہ ہو، اس میں نماز جمعہ یا دیگر نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شرعی اعتبار سے مسجد پر گنبد بنانا، ضروری نہیں اور جس مسجد پر گنبد نہ ہو، اس میں جمعہ اور دیگر نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

البتہ! مساجد پر گنبد و مینار بنانے سے ان کے ظاہری حسن و تزیین میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے ان کی عظمت عوام کے دلوں میں مزید اجاگر ہوتی ہے، اس لیے علماء و عام مسلمان ان کے بنانے کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور حدیث پاک میں ہے: "جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالی کے نزدیک بھی اچھا ہے۔" نیز مسافر یا ناواقف گنبد و مینار دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسجد کی طرف مسلمانوں کی رہنمائی اور دین کے معاملے میں ان کی مدد ہے اور اللہ تعالی قرآن پاک میں نیکی اور تقوی پر باہم ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ نیز مسجد پر گنبد وغیرہ بنا ہو تو وقف کی اس اعتبار سے حفاظت ہوتی ہے کہ کوئی اس پر اپنی ملکیت ثابت کرنے یا قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس لیے حتی الامکان مساجد پر مینار و گنبد بنانے چاہییں، لیکن ان کا بنانا شرعاً ضروری نہیں ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "واقعی زمانہ اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مساجد کے لئے برج کنگرے اور اس طرح کے منارے جن کو لوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت، نہ پکا فرش نہ گچکاری، یہ امور اصلاً نہ تھے۔۔۔ مگر تغیر زمانہ سے جبکہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبہ کے لئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہوگئے اس قسم کے امور علماء و عامہ مسلمین نے مستحسن رکھے، اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑھانا کہ صدر اول میں نہ تھا اور اب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن مجید مستحب ہے۔ یونہی مسجد میں

گچکاری اور سونے کا کام، "ومارأہ المسلمون حسنا فھو عنداللہ حسن "(جس شیئ کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔)۔۔۔۔اور ان میں ایک منفعت یہ بھی کہ مسافر یاناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے، تو اس میں مسجد کی طرف مسلمانوں کو ارشاد و ہدایت اور امر دین میں ان کی امداد و اعانت ہے، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿تعاونوا علی البر والتقوٰی﴾ (نیکی اور تقوٰی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو)۔۔۔۔تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے، اکثر مسجدیں سادی گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوٰی کر دیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیأت خود بتائے گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعدا سے اس کی صیانت ہے" (فتاوی رضویہ، ج16، ص293،294، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net